سوال و جواب

عرفانِ نفس اور معرفتِ الٰہی

ہمارے محترم معاصر "طلوعِ اسلام" کراچی۔ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۵ء کے باب المراسلات میں "ثقافت کے چند نکات" کے عنوان سے ملتان کے ایک نامعلوم صاحب کے چند سوالات اور ان کے جوابات جو "طلوعِ اسلام" نے دیئے ہیں شائع کئے گئے ہیں جن کا تعلق ماہنامہ "ثقافت" کے مطبوعہ مضامین سے ہے۔ یہ سوالات اور "طلوعِ اسلام" کے وضاحتی نوٹ اور ان کے متعلق "ثقافت" کی رائے درج ذیل ہے :-

"ایک صاحب ملتان سے لکھتے ہیں کہ میں نے ماہنامہ "ثقافت" طلوعِ اسلام کے تعارف سے دیکھا۔ اس کی مارچ کی اشاعت میں دو چار باتیں ایسی نظر آئی ہیں جن کی وضاحت آپ سے کرانی ضروری سمجھی ہے۔ آپ شاید کہدیں گے کہ "ثقافت" کے نکات کی وضاحت انہی سے کرانی چاہیئے لیکن باتیں ایسی ہیں کہ جن کی وضاحت آپ سے ہی کرائی جاسکتی ہے۔ وہ نکات یہ ہیں :

(۱) ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے "رومی کے تصورِ آدم" کے عنوان سے جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ "انسان کے لئے اہم ترین علم اپنی حقیقت کا عرفان ہے اور دین کا مقصودِ آخری اور غایت عرفانِ خدا کا عرفان ہے لیکن خدا کا عرفان خود اپنے نفس کے ساتھ اس طرح وابستہ ہے کہ عارفوں کا مقولہ ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کیا یہ بات قرآن کے مطابق ہے؟

طلوعِ اسلام : یہ خالص تصوّف کی تعلیم ہے جس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ خدا کا عرفان تو خیر بہت بڑی بات ہے۔ قرآن تو نفسِ انسانی کے عرفان کا بھی کہیں مطالبہ نہیں کرتا۔ وہ نفسِ انسانی پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے (جس طرح وہ کائناتی شواہد پر تدبر و تفکر کی دعوت دیتا ہے) لیکن "معرفت" اور غور و فکر کے بعد کسی شے کے متعلق علم حاصل کرنے میں جو فرق ہے۔ وہ بالکل واضح ہے۔ باقی رہی خدا کی ذات۔ سو قرآن اس پر ایمان کا مطالبہ کرتا ہے اس کے عرفان کا نہیں۔ خدا اس سے بہت بلند ہے کہ انسان اس کی ذات کی حقیقت و ماہیت جان اور پہچان سکے لہٰذا دین کا مقصود "خدا کا عرفان" نہیں۔

(۲) محمد جعفر صاحب پھلواری نے تعددِ ازدواج کے متعلق بعینہٖ وہی کچھ لکھا ہے۔ جو طلوعِ اسلام کہتا آرہا ہے یعنی انہوں نے کہا ہے کہ "سوسائٹی میں جنگ وغیرہ سے بعض مواقع ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جبکہ بے سہارا یتامیٰ اور بے آسرا ایامیٰ کی کثرت ہو جاتی ہے اور سوسائٹی کا معاشی اور اخلاقی نظام اس سے خاصہ متاثر ہو جاتا ہے۔ سوسائٹی کو ان خرابیوں سے بچانے کے لئے قرآن نے تعددِ ازدواج کی اجازت دی ہے لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہو۔ تو بھی اسے دوسری شادی کی اجازت دینی چاہیئے۔ یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی۔

طلوعِ اسلام : اس میں شبہ نہیں کہ قرآن اُصولی احکام دیتا ہے۔ جن کی روشنی میں ہم جزئی احکام خود مرتب کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ جزئی